© rasailojaraid.com

(۱۶) مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، فضلاء حقانیہ کے علمی، ادبی، تحریری، تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔۔ علم و ادب، تحریر، تصنیف اور تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف، خدمات اور تصنیفات و تالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس : مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، رکن القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ ----- (ادارہ)

حضرت مولانا میاں محمد ایاز حقانی

آپ 15 دسمبر 1966ء کو میاں احمد جانؒ کے گھر کانگڑہ شب قدر ضلع چارسدہ میں پیدا ہوئے، آپ خاندانِ سادات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم، ناظرہ قرآن وغیرہ گاؤں میں حاصل کی۔ پرائمری تک سکول پڑھنے کے بعد 1976ء میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور یہاں 12 سال تک مختلف علوم وفنون پڑھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا ایاز کو خدمت کا مادہ نصیب فرمایا تھا۔ دوران طالب علمی تمام اساتذہ کی خدمت کرتے رہے، بالخصوص مفتیٔ اعظم مولانا مفتی محمد فریدؒ کا روزِ اوّل ہی سے خادم رہے نیز سفر وحضر کی خدمت بھی آپ ہی کے ذمہ تھی۔ مفتی صاحب کے گھر سبزی، سامان وغیرہ بازار سے لانا، مہمانوں کی خدمت غرض جو بھی خدمت ہوتی یہ سعادت مند تلمیذ و مرید بخوشی سرانجام دیتا۔

1985ء میں دارالعلوم حقانیہ کے متبحر مشائخ واساتذہ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی اور مدرسے اور وفاق المدارس کے امتحان میں ممتاز حیثیت سے کامیاب ہوئے۔

تدریس : فراغت کے فوراً بعد درس وتدریس کے میدان میں اتر آئے اور جامعہ اسلامیہ چارسدہ میں ۲ سال تک مختلف علوم وفنون کا درس دیتے رہے۔ جامعہ اسلامیہ کے بعد دارالعلوم سرحد آسیہ گیٹ پشاور تشریف لے گئے اور وہاں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے اس دوران مولانا ایوب جان بنوریؒ کے خادم خاص بھی رہے۔ 1990ء میں اپنے پیرومرشد اور مربی حضرت مفتی صاحبؒ اور دیگر اساتذۂ دارالعلوم کے مشورہ سے اپنے آبائی گاؤں کانگڑہ میں فنافی الشیخ کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحبؒ کے نام پر موسوم جامعہ اسلامیہ فریدیہ کی بنیاد رکھی، سنگ بنیاد کی تقریب میں دارالعلوم حقانیہ کے اکثر مشائخ واساتذہ نے شرکت فرمائی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دارالعلوم حقانیہ سے تعلق: جب سے دارالعلوم آئے تھے تب سے اب تک جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے تعلق ہے۔شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ اور شیخ الحدیث مولانا انوار الحق مدظلہٗ بھی آپ سے شفقت و محبت کا معاملہ فرماتے ہیں بلکہ جب سے جامعہ اسلامیہ فریدیہ کا بنیاد رکھا گیا ہے اس وقت سے شیخ الحدیث مولانا انوار الحق نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ مرکزی نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان سالانہ تقریب میں شرکت فرماتے ہیں۔مولانا ایاز حقانی بھی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مجلس شوریٰ کے رکن رکین ہیں۔

تصوف وسلوک: مولانا میاں ایاز حقانی طالب علمی ہی میں حضرت مفتی صاحبؒ سے بیعت ہوئے اوران کے مجلس ذکر ومراقبہ میں باقاعدگی سے شرکت فرماتے ،انہوں نے سلسلہ نقشبندیہ کے تمام اسباق و مراقبے پورے کر کے خلافت کی خلعت سے نوازا گیا۔خدمت ومعیت شیخ میں تو آپ سب مریدوں پر فائق تھے، حضرت مفتی صاحبؒ بھی آپ سے بے حد شفقت ومحبت فرماتے۔

حضرت مفتی صاحبؒ کے علاوہ دیگر مشائخ نے جب آپ کے باطن باصفا پر نظر ڈالا،تو اعزازی خلیفۂ مجاز بنایا مثلاً حضرت شاہ نفیس الحسینیؒ ،مولانا شمس الهادی شاہ منصوری،مولانا ایوب ہاشمیؒ فاضل دیوبند،مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ اور مولانا قاری ڈاکٹر فیوض الرحمٰن مدظلہٗ۔

تصنیف وتالیف: دیگر فضلائے حقانیہ کی طرح آپ نے بھی قلم وقرطاس سے رابطہ جوڑے رکھا اور کئی علمی اور روحانی مضامین لکھے۔رسالوں کی ایڈیٹر رہے اساتذہ ومشائخ کے درسی افادات مرتب فرمائے۔ان میں بعض کا تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ماہنامہ ''النصیحہ'' چارسدہ: کئی سال تک ''النصیحہ'' چارسدہ کے معاون مدیر رہے اوراس کیلئے مضامین لکھتے رہے

۲۔مضامین ایاز: مختلف اوقات میں ملک مقتدر رسالوں الحق' القاسم' بینات اور النصیحہ وغیرہ میں شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ ہے۔

۳۔تجلیات فرید: اپنے پیرومرشد فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد فریدؒ کی یاد میں ایک سہ ماہی رسالہ کا اجراء فرمایا جس کے مدیر مسئول جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر فرزند مولانا مفتی شاہ اورنگ زیب حقانی صاحب ہیں، میاں صاحب خود مدیر اعلیٰ ہیں، رسالہ روبہ ترقی ہے، اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازے۔

۴۔اورادِ فرید: حضرت مفتی محمد فریدؒ کے وظائف،اوراد، دم وتعویذ اور دعاؤں کا مجموعہ ہے۔

۵۔ملفوظاتِ فرید: حضرت مفتی صاحبؒ کے مجلس کی موتیاں ،ملفوظات ،فرمودات اور مواعظ کا مجموعہ، یہ دونوں ابھی ''تجلیات فرید'' کے صفحات کی زینت بن رہے ہیں۔

۶۔حالاتِ فرید: حضرت مفتی صاحبؒ کی خدمت میں بیتے ہوئے ایام کی آپ بیتی اور آنکھوں دیکھا اس کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علاوہ شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ صاحب مدظلہٗ کے درسی امالی مشکوۃ و مسلم اور محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ کے کتاب المغازی کی درسی تقریر کو مرتب کیا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ اہم اور ضروری تقاریر بعض احباب کی لاپرواہی کے نذر ہوگئی۔ میاں صاحب سے گزارش ہے کہ اگر ایک آدھ تقریر باقی ہے تو اس کی طباعت فرمالیں۔ تاکہ مشائخ حقانیہ کا فیض مزید پھیلے۔

مولانا میاں سعد الباقی حقانی

آپ ضلع نوشہرہ کے مشہور گاؤں زیارت کاکا صاحب میں مولانا حافظ عطاء اللہ شاہ کے ہاں 1980ء میں پیدا ہوئے۔ مولانا حافظ عطاء اللہ شاہ کا شمار جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فضلاء میں ہوتا ہے۔ ان کا خاندان ہمیشہ سے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ متعلق رہا، بقول شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ کے کہ ہر سال دارالعلوم حقانیہ میں سادات کاکا صاحب کا کوئی نہ کوئی ضرور ہوتا ہے، دارالعلوم ان سے کبھی خالی نہیں ہوا۔ مولانا سعد الباقی حقانی بھی اسی سادات قبیلہ کے چشم و چراغ ہیں۔

مولانا سعد الباقی حقانی نے ابتدائی دینی و عصری تعلیم گاؤں میں حاصل کی میٹرک پاس کرنے کے بعد 1996ء میں دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور درجۂ اولیٰ سے تعلیمی سفر کا آغاز کیا۔ اور بالآخر 2003ء میں دورۂ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی اور اسی سال وفاق المدارس العربیہ کے تحت منعقدہ امتحانات میں امتحان دے کر ممتاز حیثیت کے حقدار ٹھہرے، دارالعلوم حقانیہ میں طالب علمی کے دوران عصری تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور پشاور یونیورسٹی سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔

درس و تدریس: فراغت و تحصیل علم کے بعد حضرت فقیہ العصر مولانا مفتی محمد فریدؒ کے قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم صدیقیہ زروبی ضلع صوابی میں تدریسی خدمات کے لیے تعینات ہوئے اور تا حال وہیں پر مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔

تصنیف و تالیف: مولانا سعد الباقی حقانی کو اللہ تعالیٰ نے لکھنے پڑھنے کے بہترین صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آپ کی اس خدا داد صلاحیت و ملکہ کو دیکھ کر مفتی اعظم مولانا مفتی محمد فریدؒ نے آپ کو اپنے مدرسے دارالعلوم صدیقیہ کے ترجمان مجلہ سہ ماہی ''درر الفرید'' کا مدیر مقرر فرمایا اور آپ نے بھی ان کے اعتماد کو بحال رکھا اور نہایت خوش اسلوبی سے رسالے کو ترقی دی۔ ادارتی تحریروں کے علاوہ دیگر موضوعات بھی مضامین لکھتے رہے ہیں۔ درسی، علمی اور تحقیقی کام کے حوالے سے بھی قابل قدر خدمات سرانجام دیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

© rasailojaraid.com

۱۔ مناہج الصرف شرح ارشاد الصرف: ارشاد الصرف درجۂ اولیٰ میں پڑھائے جانے والی ایک جامع

© rasailojaraid.com

کتاب ہے، عربی علوم پر بصیرت حاصل کرنے اور سمجھنے کے لیے صرف ونحو جاننا نہایت ضروری ہے، مولانا سعد الباقی حقانی چونکہ یہ کتاب پڑھا چکے ہیں۔اس لیے انہوں نے اس کتاب کی جامعیت، اہمیت اور افادیت کو مدنظر رکھ کر اس کی شرح لکھی جس میں ارشاد الصرف کے قوانین، خاصیات الابواب، مشکل صیغوں کی تعلیلات اور بے شمار صرفی فوائد کو جمع کیا ہے۔

۲۔البهجة العطریه شرح الطریقة العصریه : " الطریقه العصریه فی تعلیم اللغة العربیه " جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی کتاب ہے جو انہوں عربی زبان سیکھنے، لکھنے اور پڑھنے والے ابتدائی طالب علموں کے لیے لکھی ہے، مولانا سعد الباقی حقانی نے اس کتاب کی جو دو جلدوں پر مشتمل ہے کا اردو زبان میں نہایت آسان وسلیس شرح لکھی ہے۔ جس میں بعض صرفی ونحوی قواعد کو مثالوں کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔

۳۔توضیح الانشاء شرح معلم الانشاء ج ۱،۲: " معلم الانشاء" مولانا عبدالماجد ندوی کی کتاب جو انہوں نے انہوں نے علامہ سید ابوالحسن علی ندویؒ کے حکم پر عربی زبان سیکھنے اور لکھنے والوں کے لیے لکھی ہے، یہ کتاب پاکستان و ہندوستان کے دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ مولانا سعد الباقی اس کی اردو شرح لکھی ہے، جس میں اردو سے عربی ترجمہ اور عربی سے اردو ترجمہ کے علاوہ ہر سبق کے مطابق صرفی ونحوی قواعد کی توضیح مع امثلۂ جدیدہ کو نہایت اچھے انداز میں لکھا گیا ہے، یہ شرح ۲ جلدوں پر مشتمل ہے۔

۴۔تحقیق النحو : "النحو ام العلوم" یعنی نحو علوم کے لیے اصل اور بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے، قرآن وحدیث رکھتا ہے، قرآن وحدیث کی صحیح فہم کیلئے صرف ونحو کا حاصل کرنا نہایت ضروری ہے، مولانا سعد الباقی حقانی نے عربی و فنون سیکھنے والوں کے لیے علم النحو کے قواعد پر مشتمل ایک جامع کتاب مرتب کی ہے۔ جو کہ روزانہ درس وسبق کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے۔ ہر سبق کے آخر میں قواعد نحویہ کے اجراء کیلئے تمرنیات اور مشقوں کا اضافہ کیا گیا ہے

۵۔شرح شمائل ترمذی از افادات شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم :

مولانا سعد الباقی حقانی نے دورۂ حدیث پڑھنے کے دوران شیخ الحدیث مولانا سید ڈاکٹر شیر علی شاہ مدظلہ کے " شمائل ترمذی" کو لکھا اب اسکی ترتیب وتبویب اور تصویب کے کام میں لگے ہیں۔اس کی دو قسطیں سہ ماہی " دررالفرید" میں شائع ہو چکی ہیں مزید کام جاری ہے اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

© rasailojaraid.com